الجزء 12 ع 1

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝6

زمین پر چلنے والے ہر متنفّس کے رزق کی ذمّہ داری صرف اللہ پر ہے (العنکبوت 60:29)۔ وہ جانتا ہے کہ کب تک اسے ایک عارضی جائے قرار تک رہنا ہے اور کب اُسے اگلی سٹیج تک بڑھ جانا ہے اور ہر سطح زندگی پر اسے کس نَوع کی Nutrition کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر سطح پر اس کی نشوونما اور حفاظت کے تقاضے کیا ہیں (الانعام 98:6، الرحمٰن 29:55)۔ یہ امر واضح قوانین میں موجود ہے (الانعام 6: 152، حٰمٓ اَلسّجدۃ 10:41)۔ (6)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝7

وہی ہے جس نے سلسلۂ ارض وسما کو چھ Eras میں پیدا کیا (الاعراف 54:7، یونس 3:10، الفرقان 59:25، اَلسّجدۃ 4:32، قٓ 38:50، الحدید 4:57) اور اس کا کنٹرول، تخلیقِ حیات میں معاون عُنصر، پانی پر ہے (الانبیاء 30:21)۔ یہ سارا سلسلۂ تخلیق اِس مقصد کے لیے ہے کہ اِس سے اُس بات کی نمود ہو جائے کہ تم میں سے کون حسن کارانہ انداز سے اعمالِ زندگی انجام دیتا ہے (الملک 2:67)۔ اور (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) اگر تُو انہیں کہے کہ تم موت کے بعد ضرور اٹھائے جاتے ہو تو ان میں سے اقدارِ وحی سے انکار کرنے والے ضرور کہتے ہیں کہ یہ صریحاً جھوٹ ہے (الانعام 29:6)۔ (7)

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۟ ع 1/8/1	اگر ہم اِن سے عذاب کوتھوڑی سی مدّت کے لیے مؤخّر کردیں تو یہ کہیں گے کہ کس نے اسے روک دیا۔ توجّہ سے یہ بات سن لو کہ جس دن یہ عذاب اُن کو آلے گا تو وہ عذاب جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے، ان سے ٹلے گا نہیں اور وہ انہیں گھیر لے گا۔ (8)
وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۟	جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اور پھر اس سے اس رحمت کو واپس لے لیتے ہیں تو وہ ناشکرا اور مایوس ہو جاتا ہے۔ (9)
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۟ۙ	اور جب ہم اسے کسی تکلیف کے بعد جو اسے پہنچے، نعمتوں سے لطف اندوز کراتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ بس اب مجھ سے ساری تکلیفیں جاتی رہیں۔ بے شک یہ اِتراتا ہے اور اپنے ذاتی کے بجائے، اضافی جوہروں پر ناز کرنے لگ جاتا ہے۔ (10)
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۟	البتہ جو لوگ صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں اور اپنے نصب العین کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے مسلسل مصروفِ عمل رہتے ہیں اُن کے لیے حفاظت اور بڑا اجر ہے۔ (11)
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۟ؕ	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ امر محال ہے کہ تُو ان کے اس کہنے پر کہ "اِس شخص پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اترا اور اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا"، تنگ دل ہو کر وحی کے کچھ حصّے کا ابلاغ Communication ترک

کر دے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ تُو ایسا نہیں کرے گا۔ تُو تو مکافاتِ عمل سے متنبّہ کرنے والا ہے۔ اللہ ہر شے کا نگران ہے اور ہر شے اس کے حکم، قانون پر بھروسا اور اعتماد کرسکتی ہے۔ (12)



اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾

یا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ اِن کو چیلنج دے دے کہ تم اِس قرآن جیسی دس سورتیں ہی بنالاؤ۔ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو اس کام کے لیے، اللہ کو چھوڑ کر جس کسی کو بھی بلا سکتے ہو، بلالو (البقرۃ2:23، یونس10:38)۔ (13)

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾

اگر یہ تمہارا چیلنج قبول نہ کریں تو یہ اس حقیقت کو جان لیں کہ یہ ضابطۂ قوانین اللہ کے علمِ ذاتی سے نازل ہوا ہے اور اس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تو تم اس کے قوانین کے آگے اپنے آپ کو surrender کرتے ہو کیا؟ (14)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾

جو کوئی اِس دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کا طلب گار ہے تو ہم یہیں ان کے اعمال کا بدل پورا پورا دے دیتے ہیں اور ان کے حق میں سے کمی نہیں کی جاتی (النّساء4:134)۔ (15)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

ایسے لوگوں کے لیے حیاتِ اُخروی میں سوائے نارِ جہنّم کے اور کچھ نہ ہوگا۔ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا، وہ

اکارت گیا۔ جو کام یہ کر رہے ہیں، یہ رائیگاں جا رہے ہیں۔ (16)

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

بھلا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے عطا ہونے والے کھلے کھلے حقائق کے حامل اس قرآن پر ہے اور اس کی پیروی بھی کرتا ہے، اس پیروی کے نتائج کی عملی شہادت بھی دیتا ہے اور اس سے پہلے، موسیٰ علیہ السّلام کو ملنے والی کتاب بھی اس کے لیے رہنمائی اور سرچشمہ رحمت ہے تو یہی لوگ ہیں جو اس قرآن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ ان میں سے کوئی گروہ اس کو تسلیم کرنے سے انکار کردے تو ان کے لیے مَوعودہ نارِ جہنّم ہوگی۔ تو اے مخاطب! تجھے اس میں کسی تردُّد یا شک میں نہ پڑنا چاہیے۔ یہ یقیناً تیرے ربّ کی طرف سے ٹھوس صداقت solid truth ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ (17)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرنے والا اور کون ہوگا جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرے؟ ایسے لوگ اپنے ربّ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور گواہی دینے والے کہتے ہیں کہ یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے ربّ کے بارے میں جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔ یادرکھو! اپنی ذات کا نقصان کر لینے والوں پر اللہ کی لعنت؛ وہ اللہ کی طرف سے انسانیت سازنعما اور

شادابیوں سے محروم ہوگئے۔ (18)

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

یہی لوگ ہیں جو لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف نہیں آنے دیتے اور نظامِ حیات میں ناہمواریاں اور ٹیڑھیں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یومِ آخرت یعنی یومِ مکافاتِ عمل کو تسلیم نہیں کرتے۔ (19)

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ لوگ سرزمین میں بچ نہیں سکیں گے اور نہ ہی اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا۔ ان کے لیے دوگنا عذاب ہوگا۔ ان میں حق بات سننے کی سکت نہیں رہی تھی نہ ہی یہ بصیرت سے کام لیتے تھے۔ (20)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾

یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کرلیا اور جو جھوٹ وہ تراشا کرتے تھے، ان سے غائب ہوگیا۔ (21)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾

حق یہ ہے کہ یہی لوگ اُخروی زندگی میں نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ (22)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

جن لوگوں نے اقدارِ وحی کو تسلیم کیا اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے اور اپنے ربّ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہے، یہی اہلِ جنّت ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ (23)

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع 2 16 2

ان دونو گروہوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک بصارت و سماعت کے باوجود اندھا اور بہرہ ہے اور دوسرا سماعت و بصارت کی صلاحیتوں سے کام لینے والا ہے۔ کیا یہ

دونو گروہ ایک جیسے ہیں؟ (الرّعد 16:13، فاطر 19:35)۔تم سوچتے سمجھتے کیوں نہیں۔ (24)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢٥

اور ہم نے نوح علیہ السّلام کواُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہارے لیے واضح انداز میں قانونِ مکافاتِ عمل سے متنبّہ کرنے والا ہوں۔ (25)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝٢٦

کہ اللہ کے سوا کسی کی محکومیّت اختیار نہ کرو۔ ورنہ مجھے تمہارے بارے میں دردانگیز دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (26)

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝٢٧

اس کی قوم میں سے دین کی اقدار کوتسلیم نہ کرنے والے سرکردہ لوگ کہنے لگے کہ تُو تو ہمیں، ہم جیسا ایک انسان ہی دکھائی دیتا ہے اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ تیری اتباع تو ہمارے معاشرے کے صرف رذیل اور پست درجے کے لوگ ہی کرر ہے ہیں اور ہم اپنے اوپر تیری کوئی فضیلت اور برتری بھی نہیں دیکھتے بلکہ ایک جھوٹا آدمی سمجھتے ہیں۔ (27)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝٢٨

نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم غور کرو کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے دیے گئے واضح قوانین پر ہوں اور مجھے اُس نے اپنے یہاں سے اپنی رحمت سے نوازا ہے تو تمہیں ایسے واضح دلائل بھی صاف دکھائی نہیں دے رہے۔ تو کیا ہم زبردستی یہ قوانین تمہارے گلے منڈھ سکتے ہیں جن کی تم بادلِ

نخواستہ پیروی کرو؟ (28)

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

اے میرے برادرانِ قوم! میں اس فریضے کے عوض تم سے کسی مال ودولت کا طالب نہیں (الشعراء 109:26)۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے یہاں ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، میں اُن کو اپنے پاس سے حقیر سمجھ کر نہیں نکال سکتا (الانعام 52:6، الکھف 28:18)۔ یہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں۔ لیکن تم تو مجھے ایک جاہل قوم نظر آتی ہو۔ (29)

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اے برادرانِ قوم! اگر میں انہیں حقیر جان کر اپنے یہاں سے نکال دوں تو مجھے اللہ سے کون بچائے گا۔ تم سمجھتے کیوں نہیں؟ (30)

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کے متعلّق جنہیں تم اپنی نگاہوں میں حقیر سمجھتے ہو، یہ کہتا ہوں کہ اللہ انہیں شرف و برتری عطا نہیں کرے گا۔ جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے، اللہ کو اس کا خوب علم ہے۔ اگر میں بھی ان کے متعلّق تم جیسا سوچوں تو میں بھی اپنی ذات کا نقصان کر لینے والوں میں سے ہوں گا۔ (31)

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا

کہنے لگے کہ اے نوح علیہ السّلام! تو ہم سے حد سے

تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

زیادہ بحث تکرار کر چکا۔ اگر تُو اپنی باتوں میں سچّا ہے تو جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا دھمکاتا رہتا ہے، اُسے لے آ۔ (32)

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

نوح علیہ السّلام نے جواب دیا کہ اللہ اسے لے آئے گا جب وہ چاہے گا اور تم اس سے بچ نہ سکو گے۔ (33)

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ
اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾

اگر اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق تمہیں ہلاک ہی ہونا ہے تو میرا تمہاری خیر خواہی کرنے کا ارادہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ وہی تمہارا ربّ ہے اور اسی کے Law of accountability کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ (34)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ
وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع 3 11 3

کیا یہ کہتے ہیں پیغمبر نے اس وحی کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ انہیں بتا دے کہ اگر میں نے اسے اختراع کیا ہو تو میرا جرم مجھ پر ہی ہوگا البتہ میں اس جرم سے جو تم کر رہے ہو، بری الذمّہ ہوں۔ (35)

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ
اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور نوح علیہ السّلام کو بذریعہ وحی مطلع کیا گیا کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے، ان کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ لہٰذا، جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس سے تو ان کی خاطر دل گرفتہ وغمناک نہ ہو۔ (36)

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور ہماری رہنمائی کے مطابق، ہمارے رُوبرُو، ایک کشتی بناؤ اور ان سرکش لوگوں کے متعلّق ہمیں کچھ نہ کہنا۔ یہ یقیناً غرق ہو کے رہیں گے۔ (37)

وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ ۫ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ؕ﴿۳۸﴾	نوحؑ نے کشتی تیار کرنی شروع کر دی تو جب اُس کی قوم کے سردار اُس کے پاس سے گزرتے تو اُس کا تمسخر اڑاتے۔ تو نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو، اسی طرح ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔ (38)
فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۳۹﴾	تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ عذاب کس پر آتا ہے جو اسے ذلیل و رُسوا کر دے اور دائمی عذاب کس پر واجب ہوتا ہے؟ (39)
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۴۰﴾	وہ وقت بھی آ گیا جب ہمارا حکم آ پہنچا اور بارش سے وادی میں جمع شدہ پانی تنور کی طرح جوش کے ساتھ اُبل پڑا۔ ہم نے حکم دیا کہ ضرورت کی ہر چیز کے دو دو جوڑے کشتی میں رکھ لو بشمول اپنے اہلِ خانہ اور جو ایمان لائے ہیں ماسوائے ان کے جن کے متعلّق فیصلہ ہو چکا (ہود 45:11، اَلتَّحرِیم 10:66)۔ اور اس کے ساتھ بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے۔ (40)
وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۴۱﴾	اور ہم نے حکم دیا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ کے قانون سے ہی یہ چلے گی اور لنگر انداز ہو گی۔ تیرا ربّ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (41)
وَهِىَ تَجۡرِىۡ بِهِمۡ فِىۡ مَوۡجٍ كَالۡجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوۡحُ اۨبۡنَهٗ وَكَانَ فِىۡ مَعۡزِلٍ يّٰبُنَىَّ ارۡكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنۡ مَّعَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۴۲﴾	اور کشتی ان کو لیے پہاڑ جیسی بلند موجوں میں چلی جا رہی تھی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جو لوگوں سے ہٹ کر کسی ایک جگہ میں تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے

قراءۃ حفص بفتح المیم و امالۃ الرآء 12

ساتھ کشتی میں سوار ہوجاؤ اور ان اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں کے ساتھ نہ ملو۔ (42)

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝

اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر پناہ لے لوں گا۔ وہ مجھے سیلاب سے بچالے گا۔نوح علیہ السّلام نے جواب میں کہا کہ آج اللہ کے قانونِ مکافات سے بچانے والا کوئی نہیں ما سوائے اُس کے جسے وہ سایۂ رحمت میں لے آئے۔ لہٰذا ،ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب کر رہ گیا۔ (43)

وَ قِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَ یٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَ قِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اللہ کی طرف سے حکم ہوا اے زمین! اپنا پانی جذب کرلے اور اے بارش! تھم جا۔ پانی خشک ہوگیا اور اللہ کا حکم انجام پذیر ہوا اور کشتی کوہِ جُودی پر جا ٹھہری اور سرکش قوم کے لیے زندگی کی نعما اور فضیلتوں سے محرومی اور تباہی کا فرمانِ الٰہی جاری ہوا۔ (44)

وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝

نوح علیہ السّلام نے اپنے ربّ کو پکارا اور عرض کی کہ اے میرے ربّ! میرا بیٹا میری آل اولاد میں سے تھا اور میرے اہل کو بچالینے کا تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو سب حاکموں سے بہترین حاکم ہے۔ (45)

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖۗ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝

اللہ نے فرمایا کہ اے نوح! وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا۔اس کے اعمال اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ نہیں تھے۔جس بات کی حقیقت کا تجھے علم نہیں، اس کے

متعلق مجھ سے مطالبہ ہی نہ کر۔ میں تجھے اس بات سے منع کر رہا ہوں تاکہ تُو ان لوگوں میں نہ ہو جائے جو حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ (46)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے ربّ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ ایسی بات کا آپ سے مطالبہ کروں جس کی حقیقت کا مجھے علم نہیں۔ اور اگر تُو میرے لیے درگزر اور رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔ (47)

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾

اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے نوح علیہ السّلام! ہماری طرف سے حفاظت اور سلامتی کے ساتھ کشتی سے اتر پڑو۔ تمہارے، اور تمہارے ساتھ دوسرے لوگوں کے لیے استحکام بخش اسبابِ حیات کی فراوانی اور نشوونما و نمودِ ذات کا سامان موجود ہے۔ ہم دوسرے لوگوں کو جو تمہارا ساتھ نہیں دیں گے، سامانِ زندگی تو دیں گے مگر آخر الامر، ان کی نافرمانیوں کے پیشِ نظر، انہیں عذابِ الیم آ پکڑے گا (البقرۃ 2:126، ہود 11:15-16، الشّوریٰ 42:20)۔ (48)

ع 4 14

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع

معانقة 9 الوقف على فاصبر احسن والبق 12

(اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم!) یہ غیب کے واقعات ہیں جنہیں ہم تجھے وحی کی وساطت سے بتا رہے ہیں ورنہ اس سے پہلے نہ تُو جانتا تھا نہ تیری قوم کے لوگ۔ تُو اپنے پروگرام پر مسلسل پوری تگ و دو سے مصروفِ

عمل رہ۔ یقیناً، انجام اُن لوگوں کا اچھا ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والے ہیں۔ (49)

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝۵۰

اور ہم نے قومِ عاد کی طرف اُن کے برادرِ قوم ھود علیہ السّلام کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تم صرف الٰہِ باطل تراشنے والے ہو۔ (50)

یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱

اے میری قوم کے لوگو! میں تم سے اس تعلیم کے عوض کوئی اجر نہیں مانگ رہا۔ (اَلشُّعراء 127:26) میرا اجر تو اس ہستی کے ذِمّے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تم سمجھتے کیوں نہیں ہو؟ (51)

وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝۵۲

اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے ربّ سے غلطیوں کے نقصانات سے بچنے کے لیے حفاظت طلب کیا کرو اور اسی کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری معاشی قوّت میں اضافہ کردے گا اور تم سلب ونہب کرنے والوں کے پیروکار مت بنو۔ (52)

قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۵۳

وہ کہنے لگے کہ اے ھود! تو ہمارے پاس کوئی سند لے کر نہیں آیا۔ نہ تو ہم تیری باتوں میں آکر اپنے خداؤں کو چھوڑیں گے اور نہ ہی ہم تجھ پر ایمان لائیں گے۔ (53)

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۴﴾

ہم تو صرف یہی کہیں گے کہ تجھ پر ہمارے کسی معبود کی مار پڑ گئی ہے۔ ھود علیہ السّلام نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ ٹھیراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ جن کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو، میں ان سے لاتعلّق و بیزار ہوں۔ (54)

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾

اللہ کو چھوڑ کر تم سب مل کر مجھے نقصان پہنچانے کے لیے تدبیریں کرلو اور میری ذرا بھی دردمندی نہ کرنا۔ (55)

اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾

میں اُس اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتا ہوں جو میرا اور تمہارا بھی نشوونما دینے والا ہے۔ ہر ذی حیات اُسی کے قانون کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ یقیناً میرا ربّ کائنات کو صراطِ مستقیم پر لیے جارہا ہے (الفاتحہ 1:6، الانعام 6:126، الشّورٰی 52:42)۔ (56)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾

جو پیغامِ وحی مجھے دے کر بھیجا گیا تھا، وہ میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔ اگر تم پھر بھی اعراض برتتے رہے تو میرا ربّ کسی اور قوم کو تمہارا قائم مقام بنا دے گا (اَلتّوبہ 39:9، محمد 38:47) اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ میرا ربّ ہر شئے پر نگران ہے۔ (57)

وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾

اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھود علیہ السّلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو محفوظ رکھا اور ایک سخت عذاب سے انہیں بچالیا۔ (58)

وَ تِلْكَ عَادٌ ۙ۫ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ

یہ تھی قومِ عاد: جانتے بوجھتے ہوئے اپنے ربّ کی آیات

وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

سے انکار اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرتی رہی اور ہر سرکش اور دانستہ حق کی مخالفت کرنے والے لوگوں کی پیروی کرتی رہی۔ (59)

ع 5 11 5
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ
عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع

اس دنیا اور حیاتِ اُخروی میں بھی انسانیت ساز شادابیوں سے محرومی جیسی لعنت ان کے پیچھے لگی رہی۔ دیکھ لو، قومِ عاد نے اپنے ربّ کے قوانین سے انکار کیا۔ یہ بھی ملاحظہ کرو کہ ھود علیہ السّلام کی قومِ عاد کے لیے تباہی اور زندگی کی نعما سے محرومی ہی رہی۔ (60)

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
وقف لازم لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ
فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾

اور ہم نے قومِ ثمود کی طرف انہیں کے برادرِ قوم صالح علیہ السّلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے جس کا غلبہ واقتدار قبول اور جس کے قوانین کی تم اطاعت کرو۔ اسی نے تمہارا خمیر اِسی سرزمین سے اٹھایا اور اِسی میں تمہیں آباد کیا۔ تم اُسی کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو اور اسی سے حفاظت طلب کیا کرو۔ یقیناً میرا ربّ قریب ہی ہے اور توبہ کا جواب بھی دیتا ہے (البقرۃ 186:2)۔ (61)

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ
اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ
اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾

کہنے لگے اے صالح اس سے پہلے تک تو صرف تُو ہی ہم میں ایک ایسا شخص تھا جس سے ہماری اُمیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تُو ہمیں اُن کی پرستش کرنے سے روکتا ہے جن کی ہمارے آبا پرستش کرتے آئے ہیں اور جس

ہستی کی طرف تُو ہمیں بلا رہا ہے، ہم اس بارے میں بے چین کر دینے والے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ (62)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝٦٣

صالح علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم! تم ذرا غور کرو کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے عقلی طور پر واضح دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے یہاں سے مجھے وحی سے نوازا ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اللہ سے بچانے والا کون ہوگا۔ تم تو میرے نقصان میں اضافہ ہی کر سکتے ہو۔ (63)

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝٦٤

اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے (اَلشُّعراء 155:26)۔ اسے اللہ کی زمین میں چرنے چگنے کے لیے چھوڑ دو (اَلشّمس 13:91) اور اسے نقصان پہنچانے کے لیے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم فوری عذاب میں ماخوذ ہو جاؤ گے (اَلشُّعراء 156:26)۔ (64)

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝٦٥

انہوں نے اس کی کُونچیں کونچیں کاٹ ڈالیں (اَلشُّعراء 157:26، اَلشّمس 14:91)۔ صالح علیہ السّلام نے کہا کہ اب تم تین دن تک اپنے گھروں میں زندگی کے مزے لوٹ لو۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں۔ (65)

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝٦٦

اور جب ہمارا فیصلہ کن حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح علیہ السّلام اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی

رحمت کی بدولت عذاب اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ تیرا ربّ صاحبِ قوّت وصاحبِ غلبہ ہے۔ (66)

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾

اور سرکش لوگوں کو ایک زلزلے نے آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (67)



ع 6 8 6 كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾

گویا کہ وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ دیکھ لو، قوم ثمود نے اپنے ربّ کے احکام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ ملاحظہ کرلو قومِ ثمود کی تباہی اور زندگی کی نعما سے محرومی۔ (68)

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

ہمارے فرستادے ابراہیم علیہ السّلام کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو اسے سلامتی کی دعا دی۔ اس نے جواب میں سلام کہا (الذّٰریٰت 25:51)۔ اس نے ذرا دیر نہ کی He made no delay اور ایک بھُنا ہوا بچھڑا لے آیا (الذّٰریٰت 26:51)۔ (69)



فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾

جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اُس بھُنے ہوئے بچھڑے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو اُن پر اظہار تعجّب کیا اور اُن کی طرف سے دل ہی دل میں ذرا خوف محسوس کیا (الذّٰریٰت 28:51)۔ فرستادوں نے کہا کہ ڈریے نہیں۔ ہم لوط علیہ السّلام کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (70)

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ

اس کی بی بی جو وہاں کھڑی تھی، تعجّب سے ہنس دی۔ ہم

وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾	نے اسے اسحاق علیہ السّلام کی بشارت دی اور اسحاق علیہ السّلام کے بعد یعقوب علیہ السّلام کی۔ (71)
قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾	بول اٹھی اے ہے! کیا اب میرے اولاد ہوگی کہ میں بوڑھی ہوں اور میرا یہ خاوند بھی کبر سن ہو چکا ہے۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے(الذّٰرِیٰت 29:51)۔ (72)
قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾	وہ فرستادے بولے کہ کیا تو اللہ کے حکم کے بارے میں تعجّب کرتی ہے؟ اے ابراہیم کے اہلِ بیت! تم پر تو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوگئی ہیں۔ وہ سزاوارِ حمد و ستائش اور سامانِ ربوبیت فراوانی سے عطا کرنے اور وسعت و فراخیاں پیدا کرنے والا ہے۔ (73)
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾	جب ابراہیم علیہ السّلام کے دل سے حیرانی اور گھبراہٹ جاتی رہی اور ان کو خوش خبری مل چکی تو وہ لوط علیہ السّلام کی قوم کے بارے میں ہم سے Argue کرنے لگا۔ (74)
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾	ابراہیم علیہ السّلام متین و بُردبار، غمگسار اور اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ (75)
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾	فرستادوں نے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السّلام! اس بات کو چھوڑ دے۔ اب تو تیرے ربّ کا حکم آچکا۔ ان کو یقیناً نہ ٹلنے والا عذاب آکر رہے گا۔ (76)
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾	جب ہمارے فرستادے لوط علیہ السّلام کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے مغموم و متردّد ہوا اور ان کی

حفاظت میں اپنے تئیں بے بس پایا اور کہنے لگا کہ آج مصیبت کا دن ہے (العنکبوت 33:29)۔ (77)

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِىْ ضَيْفِىْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾

اس کی قوم کے لوگ اس کی طرف شدّتِ شوق سے تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے آئے اور اس سے پہلے ہی وہ قبیح کاموں کے خُوگر تھے۔ لوط علیہ السّلام نے کہا کہ تمہارے لیے یہ عورتیں، میری قوم کی بیٹیاں، موجود ہیں جو تمہارے لیے پاکیزہ ہیں۔ تم اللہ کے قانونِ مکافات سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رُسوا نہ کرو۔ کیا تمہارے درمیان کوئی شخص بھی صحیح رَوشِ زندگی کی طرف رہنمائی کرنے والا نہیں؟ (78)

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِىْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

کہنے لگے کہ تُو جانتا ہے کہ تیری قوم کی بیٹیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں اور جو کچھ ہم چاہتے ہیں، تو جانتا ہی ہے۔ (79)

قَالَ لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِىْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾

لوط علیہ السلام نے کہا کہ کاش! تمہارے مقابلے کے لیے میرے پاس طاقت ہوتی۔ بہر حال، میں ایک محکم سہارے کی پناہ لیتا ہوں۔ (80)

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

فرستادوں نے کہا کہ اے لوط علیہ السّلام! ہم تیرے ربّ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اپنے لوگوں کو رات کے آخری حصّے میں یہاں سے لے جا اور ماسوائے بیوی کے، پیچھے کا خیال نہ کرنا۔ جو مصیبت ان پر پڑنے والی ہے، اس عورت پر

بھی پڑے گی۔ ان پر عذاب کے لیے صبح کا وقت مقرّر رہے۔ صبح کیا دور ہے؟ (81)

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ ۸۲

سو جب ہمارا حکمِ عذاب آن پہنچا تو ہم نے اُس بستی کو تہ وبالا کر ڈالا اور اُن پر پےَ در پےَ پتھر کے کنکر برسائے (الذّٰریٰت 51:33)۔ (82)

النصف

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۠ ۸۳

ع 7 15 7

یہ بدترین عذاب تیرے ربّ کی طرف سے ان کی تلاش میں تھا اور ایسا عذاب سرکش لوگوں سے کچھ دور نہیں ہوتا (الذّٰریٰت 51:34)۔ (83)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۸۴

اور ہم نے اہلِ مدیَن کی طرف ان کے برادرِ قوم شعیب علیہ السّلام کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور اپنی صلاحیتوں کو اس کے پروگرام کی خاطر صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں جس کے قانون کی تم اطاعت کرو۔ ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو حالانکہ میں تمہیں آسودہ حال ہی دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے بارے میں ایسے دن کے عذاب کا خوف محسوس کر رہا ہوں جو تمہارے غلط اعمال اور ان کے تباہ کن نتائج کو محفوظ رکھے ہوئے ہے (الاعراف 7:85، المُطَفِّفِین 83:1-3)۔ (84)

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۸۵

اے میری قوم کے لوگو! تم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری رکھا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں انتشار اور فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ (85)

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾	اگر تم صاحبِ ایمان ہو تو اللہ کے قانون کی رو سے حاصل ہونے والا سامان و دولت بہتر ہیں (الکھف 46:18)۔ اور میں تمہاری حفاظت پر مامور نہیں ہوں۔ (86)
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾	کہنے لگے اے شعیب ! کیا تیرے دین کا نظام تمہیں یہ کہتا ہے کہ ہمارے آبا جن خداؤں کی پرستش کرتے تھے، ہم ان کو چھوڑ دیں یا ہم اپنے مال و دولت کو اپنی مرضی کے مطابق تصرُّف میں نہ لائیں۔ بس، تُو ہی ایک عقل و تدبّر والا اور صحیح راستہ بتانے والا رہ گیا ہے۔ (87)
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾	شعیب علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا تم غور نہیں کرتے کہ میں اپنے ربّ کی طرف سے واضح قوانین و دلائل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے یہاں سے خوشگوار و متوازن رزق عطا فرمایا ہوا ہے۔ میں جس بات سے تمہیں روکتا ہوں میرا ارادہ قطعاً یہ نہیں کہ خود اسے کرنے لگ جاؤں۔ میں تو استطاعت بھر تمہاری اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ میرے مشن کے حصول کے لیے اسباب صرف اللہ کی طرف سے مہیّا کیے جاتے ہیں۔ اسی کے قوانین کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اسی کے قوانین پر میرا بھروسا ہے۔ (88)
وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ	اے میری قوم! تمہاری میرے خلاف دشمنی تمہیں اس بات پر اس انداز سے برانگیختہ نہ کر دے کہ تم بھی ایسے

لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾

مصائب سے دو چار ہو جاؤ جو قومِ نوح ،قومِ ھود یا قومِ صالح کو پہنچے تھے۔اور لوط علیہ السّلام کی قوم کا زمانہ تو تم سے زیادہ دور کا نہیں۔ (89)

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾

اپنے ربّ سے حفاظت طلب کیا کرو اور اسی کے قانون کی طرف رجوع کیا کرو۔ یقیناً میرا ربّ بہت زیادہ محبّت کرنے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (90)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾

وہ کہنے لگے کہ اے شعیب! تمہاری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں ۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے درمیان تمہاری سماجی حیثیّت بھی کمزور ہے۔تمہیں ہم پر کوئی غالب حیثیّت بھی حاصل نہیں۔اگر تمہارے قبیلے کے لوگوں کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم ضرور تم سے قطع تعلّق کر کے یہاں سے نکال چکے ہوتے۔ (91)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾

شعیب علیہ السّلام نے کہا اے میری قوم کے لوگو! کیا میرا قبیلہ تم پر اللہ سے زیادہ حاوی و غالب ہے کہ تم لوگوں نے اللہ کو نظر انداز کر رکھا ہے اور میرے بھائی بندوں سے ڈرتے ہو؟ یقیناً میرا نشوونما دینے والا تمہارے اعمال کو نتیجہ خیزی کے لیے محفوظ کیے ہوئے ہے۔(92)

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾

اے میرے برادرانِ قوم! تم استطاعت بھر اپنی جگہ برسرِ عمل رہو، میں اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتا ہوں۔تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا ہے اور کس پر

رُسوا کن عذاب آتا ہے؟ تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ (93)

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿94﴾

جب ہمارا حکم آن پہنچا تو ہم نے شعیب علیہ السّلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو تو اپنی رحمت کی بدولت بچا لیا مگر قانون شکن لوگوں کو ہولناک زلزلے نے آلیا۔ لہٰذا، وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (94)

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿95﴾ ع 8 12 8

گویا وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ دیکھو، مدیَن والے زندگی کی نعما سے محروم اور تباہی سے اس طرح دوچار ہوئے جس طرح قوم ثمود۔ (95)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿96﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿97﴾

پھر ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی آیات اور واضح دلائل کی سند دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا مگر وہ فرعون کے حکم پر ہی چلتے رہے اور فرعون کا حکم بصیرت پر مبنی نہ تھا۔ (96-97)

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿98﴾

قیامت کے دن فرعون اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا۔ انہیں جہنّم کی آگ میں جا اُتارے گا۔ کتنا برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے۔ (98)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿99﴾

اس دنیا میں بھی لعنت --- نعما سے محرومی اور تباہی ان کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی۔ کتنا برا صلہ ہے جو دیا جائے گا؟ (99)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿100﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ ان بستیوں کی سرگزشتیں

ہم تجھے بتا رہے ہیں جن میں سے کچھ آباد اور پُر رونق ہیں اور کچھ کٹے ہوئے کھیت کی طرح اجڑی ہوئی۔(100)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝١٠١

ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا۔ جب تیرے ربّ کی طرف سے حکمِ عذاب آن پہنچا تو ان کے وہ خدا جن کو وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، ان کے کسی کام نہ آئے۔ انہوں نے ان کی ہلاکت وتباہی میں اضافہ ہی کیا۔(101)

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝١٠٢

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ کے قانونِ مکافات کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ ان بستیوں کو گرفت میں لیتا ہے جو قانون شکن ہوتی ہیں۔ اس کی پکڑ، یقیناً شدید اور المناک ہوا کرتی ہے (البروج 12:85)۔(102)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝١٠٣

جو لوگ یومِ مکافاتِ عمل کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، ان کے لیے ان سرگزشتوں میں عبرت کی نشانیاں ہیں۔ وہ دن سب انسانوں کو اکٹھا کرنے کا دن ہوگا اور نتائج کے مرتّب و مشہود ہو کر سامنے آجانے کا دن بھی۔(103)

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝١٠٤ۭ

ہم اسے صرف تھوڑی سی مدّت تک کے لیے مؤخّر کیے جا رہے ہیں (ابراہیم 10:14، النّحل 61:16، فاطر 45:35، نوحؑ 4:71)۔(104)

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝١٠٥

جب وہ دن آن پہنچتا ہے، کوئی فرد اللہ کے اِذن کے

بغیر بات بھی نہیں کر سکتا۔ ان میں سوختہ بخت بھی ہیں اور وہ بھی جنہیں قانونِ الٰہی کی تائید و معاونت نصیب ہوگئی ہے۔ (105)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾

جو بدنصیب ہیں وہ جہنّم کی آگ میں ہیں۔ اس میں وہ سسکیاں بھرتے، چیختے چلّاتے ہیں (الانبیاء 100:21)۔ (106)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا
شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾

اس میں رہیں گے جب تک یہ زمین اور فضائی کُرّے یعنی کائناتی نظام موجودہ حالت میں رہے گا ماسوائے اس کے کہ تیرا ربّ جو چاہے مگر وہ اس کے خلاف نہیں چاہتا۔ تیرا ربّ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ (107)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا
دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً
غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾

اور جو خوش بخت ہیں، وہ جنّت میں ہیں۔ اس میں رہیں گے جب تک یہ زمین اور فضائی کرّے یعنی کائناتی نظام موجودہ حالت میں رہے گا ماسوائے اسکے کہ تیرا ربّ جو چاہے مگر وہ اس کے خلاف کبھی نہیں چاہتا۔ یہ ایسی عطا ہے جو منقطع ہونے والی نہیں اَلتّین 6:95)۔ (108)

فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا
كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ
غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ ع

ع 9 14 9

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ لوگ جس کی پرستش کرتے ہیں تُو اس ضمن میں ان سے بحث و جھگڑا نہ کر۔ یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے آبا پرستش کیا کرتے تھے۔ ہم انہیں یقیناً ان کا حصّہ بلاکم و کاست دے دیں گے۔ (109)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

ہم نے موسٰی علیہ السّلام کو کتاب عطا کی۔ اس میں بھی

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾

اختلافات ڈال دیے گئے۔ اگر پہلے سے تیرے ربّ کی طرف سے مہلت کا قانون مقرّر نہ ہو گیا ہوتا تو ان مخالفین کے مابین فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ یہ، یقیناً اس شک اور اضطراب میں مبتلا ہیں کہ کوئی نتیجہ سامنے کیوں نہیں آیا۔(110)

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾

یقیناً تیرا ربّ ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیگا۔ جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں وہ ان سے باخبر ہے۔(111)

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے، تُو اور تیرے ساتھ جو غلط طرزِ زندگی کو چھوڑ کر صحیح رَوِش پر آ گیا ہے اور تیرے ساتھ شامل ہے، قانونی حدود میں اپنے مشن پر جمے رہو اور ان حدود سے آگے نہ بڑھو۔ یقیناً اللہ تمہارے اعمال کی بصیرت Insight رکھتا ہے۔(112)

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

تم قانون شکن اور سرکش لوگوں کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا (بنی اسرآئیل 17:74، القلم 9:68)، ورنہ جہنّم کی آگ تمہیں بھی آ لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست نہ ہوگا اور نہ تمہاری کوئی مدد کی جائے گی۔(113)

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور صلوٰۃ قائم کر، دن کے دونوں کناروں---- صبح، عصر کو اور رات کے پہلے حصّہ--- عشاء کے وقت (بنیٓ

اسرآئیل 78:17، النّور 58:24)۔ یقیناً حسن کارانہ اعمال ناہمواریوں کو مٹادیتے ہیں۔ یہ احکام ان کے لیے ہیں جو ان احکام کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھتے ہیں۔(114)

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

اور استقامت اور تسلسل کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہ۔ اللہ ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا جو اپنی ذات اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا کرتے رہتے ہیں (اَلتَّوبۃ 120:9، یوسف 12:56-90)۔(115)

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

تم سے پہلی اُمتوں میں اللہ کے قانون کی اطاعت کرنے والے کیوں نہ میدانِ عمل میں نکلے جو لوگوں کو سرزمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے بجُز معدودے چند کے جنہیں ہم نے ان میں سے حفاظت میں رکھا لیکن قانون شکن افراد اپنی عیش و عشرت کے پیچھے لگے رہے۔ یہی لوگ مجرم Exploiters تھے۔(116)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور تیرا ربّ ایسا نہیں کہ وہ کسی بستی کو ناحق تباہ کردے جبکہ اس کے رہنے والے معاشرے میں حسن و توازن پیدا کرنے والے ہوں۔(117)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اگر اللہ ہی کو ایسا کرنا ہوتا تو وہ تم سب کو ایک اُمّت بنا دیتا (المآئدۃ 5:48)۔ اللہ انسانوں کو مجبور کر کے ایسا نہیں کیا کرتا لیکن لوگ اختیار و ارادے کی آزادی کی بدولت، اختلافات پیدا کرتے رہتے ہیں (البقرۃ

2:213، یونس 10:19، النّحل 16:93، الانبیاء 21:92، اَلْمُؤْمِنُوْن 23:52، اَلشُّورٰی 42:8)۔(118)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

ماسوائے وہ لوگ جو تیرے ربّ کی طرف سے نشوونماءِ ذات کے سامان سے بہرہ ور ہوں۔اور اس نے انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی ذات کی نشوونما کرتے جائیں (الـذّٰرِیٰـت 51:56)اور تیرے ربّ کا یہ قانون پورا ہوکر رہتا ہے کہ وہ عقل و بصیرت سے کام نہ لینے اور اختلاف پیدا کرنے والے سب انسانوں اور جنّوں سے جہنّم کو بھر دے (الاعراف 7:179،صٓ 38:84-85)۔(119)

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ہم رسولوں کی ساری سرگزشتیں تجھ سے بیان کررہے ہیں تاکہ ہم تیرے دل Mind کو تقویّت و استحکام عطا کردیں۔اور ان سرگزشتوں سے قانونِ مکافاتِ عمل ایک ٹھوس حقیقت بن کر تیرے پاس آ گیا اور مومنین کے لیے عبرت و موعظت اور اللہ کے قوانین کی یاد دہانی اور باز آفرینی۔(120)

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ﴿۱۲۱﴾

اور اَقدارِ وحی کو تسلیم نہ کرنے والوں سے کہہ دے کہ تم اپنے یہاں اپنے نظریات و عقائد کے مطابق کام کرتے رہو، ہم بھی اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتے

ہیں ہود 93:11)۔(121)

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

تم بھی نتائج کا انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔(122)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

ع 10 14 10

ارض وسما--- کائنات کی ہر چیز کا علم جو انسان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے، اللہ کو ہے اور تمام امور اُسی کے قانون کی طرف refer ہوتے ہیں۔تم اسی کی محکومیّت اختیار کیے رہو اور اپنی صلاحیّتوں کو اسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو اور اسی کے قوانین پر بھروسا رکھو۔اور جو جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ ان سے غافل نہیں ہوتا۔(123)

سُوْرَةُ يُوْسُفَ (۱۲)

اٰیاتُھا ۱۱۱ | رُکُوعَاتُھَا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾

اللہ رحیم وغفور کا ارشاد ہے کہ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔(1)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

ہم نے اس قرآن کو فصیح اور واضح عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔(2)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم اس قرآن کے ذریعے جسے ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے، تجھے داستانوں میں سے ایک بہترین سرگزشت best storty، بیان کرتے ہیں۔تُو اِس سے پہلے، اسے نہیں جانتا

تھا۔ (3)

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ إِنِّى رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِى سَٰجِدِينَ ۝٤

جب یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور چاند اور سورج کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے سجدہ ریز ہیں (یوسف 100:12)۔ (4)

قَالَ يَٰبُنَىَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰٓ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا۟ لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝٥

اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے! اپنے اس خواب کا اپنے بھائیوں سے ذکر نہ کرنا مبادا وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے خفیہ تدبیر کریں۔ یقناً جذباتِ انسانی، انسان کے کھلے دشمن ہیں۔ (5)

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ
ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ
أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٦ ع 1/6/11

تیرا ربّ تیرے اسی خواب کی تعبیر کے مطابق، تجھے نبوّت کے لیے منتخب فرمالے گا اور تجھے ایسی بصیرت عطا کرے گا کہ تُو بات کو سن کر اس کے مآل، انجام تک پہنچ جایا کرے گا اور تجھ پر اور آلِ یعقوب پر اِتمام نعمت کرے گا جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے آبا ابراہیم و اسحاق علیہما السلام کو نعما سے سرفراز فرمایا تھا۔ یقیناً تیرا ربّ صاحبِ علم اور صاحبِ حکمت ہے۔ (6)

لَّقَدْ كَانَ فِى يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ ۝٧

معاشرتی اقدار کے متعلّق کچھ جاننے کی خواہش رکھنے والوں کے لیے یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کی اس سرگزشت میں عبرت کی نشانیاں ہیں۔ (7)

إِذْ قَالُوا۟ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰٓ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝٨

جب یوسف علیہ السّلام کے بھائی آپس میں کہنے لگے کہ یوسف اور اس کا سگا بھائی، ہماری نسبت ہمارے

باپ کو زیادہ پیارے ہیں حالآنکہ ہم ایک اچھی خاصی جماعت ہیں۔ ہمارا باپ صریحاً غلطی پر ہے۔ (8)

اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩

یوسف کو قتل کردو یا ملک بدر کردو۔ تمہارے باپ کی ساری توجّہ خالصتاً تمہارے لیے ہو جائے گی۔ بعد میں ہم سب، کسی امتیاز کے بغیر باپ کے نزدیک، ایک جیسی توجّہ کا مرکز بن کر اپنے سارے امور ٹھیک کر لینے والے ہو جائیں گے۔ (9)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠

ان میں سے ایک کہنے والا بولا کہ یوسف کو قتل نہ کرو۔ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی گہرے اندھیرے گڑھے میں ڈال دو۔ کوئی قافلہ اسے اٹھا لے جائے گا۔ (10)

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١

وہ کہنے لگے اے ابّا! کیا بات ہے آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالآنکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ (11)

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢

کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ یہ وہاں ہنسی خوشی سے کھائے پیئے اور کھیلے کُودے۔ ہم یقیناً اس کے نگہبان ہیں۔ (12)

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣

ان کے باپ نے کہا کہ تمہارا اسے اپنے ساتھ لے جانا ہی مجھے غم میں ڈال دیتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ تم غافل ہی رہو اور اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے۔ (13)

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

کہنے لگے ہم اتنے سارے آدمی ہیں، اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو اس صورت میں ہم تو بالکل ناکارہ و نکمّے ثابت ہوئے۔ (14)

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

لہٰذا، جب وہ اسے لے کر چلے تو آپس میں اس بات پر اتّفاق کرلیا کہ اسے کسی گہرے اندھے گڑھے میں ڈال دیں۔ جب وہ یوسف علیہ السّلام کو گہرے کنویں میں ڈال چکے تو ہم نے یوسف کے دل میں یہ بات ڈال دی inspired him کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تُو اِنہیں، ان کی یہ باتیں جتلائے گا اور وہ یہ بات اُس وقت سمجھیں گے نہیں کہ تُو زندہ سلامت اِس مقام تک کیسے پہنچا۔ (15)

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾

وہ عشاء کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے آنسو بہاتے ہوئے آ گئے۔ (16)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ! ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اور خود بھاگنے دوڑنے میں ایک دوسرے سے آگے نکل گئے۔ اتنے میں بھیڑیا اسے کھا گیا۔ آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے خواہ ہم سچ ہی کہہ رہے ہوں۔ (17)

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

اس کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے۔ یعقوب علیہ السّلام نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جسے تمہاری خواہشات نے تمہارے لیے خوش نما بنا کر

پیش کر دیا ہے۔ میرے لیے اب احسن انداز اور استقامت سے اس صدمے کو جھیلنا ہے۔ جو حال تم بیان کر رہے ہو اس میں اللہ ہی برداشت کرنے میں میری مدد کرنے والا ہے۔ (18)



وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝١٩

اُدھر ایک قافلہ آ نکلا۔ انہوں نے قافلے کے لیے گھاٹ سے پانی لانے والا بھیجا۔ اُس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ پکار اٹھا کہ کیا خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ انہوں نے اسے مالِ تجارت سمجھ کر چھپائے رکھا۔ اللہ جانتا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ (19)

ع 2 14 12

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝٢٠ ع

انہوں نے اسے بہت تھوڑے گنتی کے چند درہموں کے عوض فروخت کر دیا۔ وہ اس میں کچھ زیادہ قیمت کی رغبت بھی نہیں رکھتے تھے۔ (20)



وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢١

جس مصری نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے عزّت سے ٹھہراؤ، شاید یہ ہمارے لیے کسی فائدے کا موجب بنے یا ہم اسے بیٹا ہی بنا لیں۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کے سرزمین میں قدم جما دیے تا کہ ہم اسے ایسی بصیرت عطا کر دیں کہ وہ بات کو سن کر حقائق کا استنباط کر لے۔ اللہ کو اپنے plans رُوبعمل لانے پر پوری قدرت حاصل ہے لیکن لوگوں کی اکثریّت اس کا علم نہیں رکھتی۔ (21)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝٢٢

جب وہ پختگی کی عمر کو پہنچا تو ہم نے اسے توازن و اعتدال کے ساتھ فیصلہ کرنے کی Faculty اور ادراکِ حقیقت کی صلاحیّت عطا کی۔ حسنِ عمل سے پیش آنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ (22)

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣

اُس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا، اُسے اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر لیے اور بولی، یہاں آؤ۔ یوسف نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ بے شک وہ میرا ربّ ہے جس نے مجھے اتنا اچھا ٹھکانا عطا فرمایا ہے۔ یقیناً اس کے یہاں حدود شکن لوگوں کی سعی کبھی ثمر بار نہیں ہو پاتی۔ (23)

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۤءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝٢٤

عزیز کی بیوی نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا اور ہوسکتا تھا کہ یوسف بھی ایسی نیّت کر لیتا اگر اُس کے سامنے اُس کے نشو و نما دینے والے کا واضح قانون نہ آ گیا ہوتا کہ اس طرح ہم برائی اور بے حیائی کے کام کو اس سے دور رکھیں۔ بلاشبہ، وہ عام لوگوں سے ہٹ کر ہماری رَوِشِ خاص پر چلنے والوں میں سے تھا۔ (24)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۤءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٥

دونوں، دروازے کی جانب بھاگے۔ اس عورت نے پیچھے سے اس کی قمیض پھاڑ ڈالی اور دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے پر پایا۔ بولی کہ جو تیری اہلیہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے، اس کی سزا اور کیا ہوسکتی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا الم ناک سزا دی

جائے۔ (25)

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ
اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

یوسف نے کہا کہ یہ خود ہی اپنی خواہشِ نفس کی طرف مجھے مائل کر رہی تھی۔ عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہو تو یہ عورت سچّی ہے اور یہ جھوٹا ہے۔ (26)

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو عورت جھوٹی ہے اور وہ سچا ہے۔ (27)

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۗ اِنَّ
كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو بولا کہ یہ تمہارا عورتوں والا فریب ہے۔ تم عورتوں کا مکر بڑا غضب کا ہوتا ہے۔ (28)

ع 3 9 13

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ
اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

اے یوسف! اس بات کو جانے دو۔ اے عورت! اپنے گناہ کے سلسلے میں اللہ سے معافی مانگ۔ یقیناً تو ہی خطا کار ہے۔ (29)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ
نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۗ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

شہر میں عورتوں نے کہنا شروع کر دیا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔ اس غلام کی محبّت اس کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ چکی ہے۔ ہم دیکھ رہی ہیں کہ وہ صریحاً غلط راہ پر چل نکلی ہے۔ (30)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ
مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ
عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

جب عزیزِ مصر کی بیوی نے اُن کی خفیہ چہ مہ گوئیاں سنیں تو ان کو بلا بھیجا اور ان کے لیے ضیافت آراستہ کی اور ہر ایک کے لیے ایک ایک چھری مہیّا کر دی اور یوسف

وَقُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيۡمٌ ﴿۳۱﴾

سے کہا کہ ذرا ان کے سامنے باہر آؤ۔ جب انہوں نے اسے دیکھا تو ان کے ہاتھ رک گئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے۔ انہوں نے اسے ایسے تصوّرات سے بلند پایا اور بول اٹھیں کہ ہم اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ انسان نہیں کوئی معزّز فرشتہ ہے۔ (31)

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىۡ لُمۡتُنَّنِىۡ فِيۡهِ ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَلَئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ﴿۳۲﴾

عزیز کی بیوی کہنے لگی کہ یہی ہے وہ شخص جس کا تم مجھے طعنہ دیتی تھیں۔ بے شک، میں نے ہی اسے اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا مگر وہ بچ نکلا۔ اگر اس نے میرا کہنا نہ مانا تو اسے لازماً قید خانے میں ڈال دیا جائے گا اور اسے ضرور ذلیل وخوار ہونا پڑے گا۔ (32)

قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۳۳﴾

یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ اے میرے ربّ! جس چیز کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت تو جیل میں جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور اگر تو ان کے مکر وفریب کو مجھ سے دور نہ کرے گا تو میں بھی کہیں ان کی طرف مائل ہو کر ان کا گرویدہ نہ ہو جاؤں اور نادانوں میں شامل ہو جاؤں۔ (33)

فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۴﴾

اس کے ربّ نے اس کی التجا قبول فرما لی اور ان عورتوں کی فریب کاری کو اس سے ہٹا دیا۔ وہ التجا کو سننے والا، علم رکھنے والا ہے۔ (34)

ع 4 6 14

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾	یوسف علیہ السّلام کی بے گناہی کی نشانیاں دیکھنے کے بعد انہیں مناسب لگا کہ اسے کچھ عرصے کے لیے قید خانے میں رکھا جائے۔ (35)
وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾	قید خانے میں اس کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل ہوئے۔ان میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں انگوروں سے شراب نچوڑ رہا ہوں۔ اور دوسرا بولا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ہمیں ان کی تعبیر بتایے۔آپ ہمیں صاحبِ علم و فہم آدمی دکھائی دیتے ہیں۔ (36)
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے،اُس کے تمہارے پاس آنے سے پہلے میں تم کو ان کی تعبیر بتادوں گا۔یہ اُن علموں میں سے ہے جو میرے ربّ نے مجھے سکھایا ہے۔میں نے ان لوگوں کا مسلک قبول نہیں کیا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور یومِ آخرت سے انکار کرتے ہیں۔ (37)
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾	میں تو اپنے آبا،ابراہیم،اسحاق،اور یعقوب علیہم السّلام کے دین کا متّبع ہوں۔ہمیں زیب ہی نہیں دیتا کہ ہم کسی بھی شے کو اللہ کا شریک ٹھیرائیں۔یہ ہم پر اور دوسرے انسانوں پر اللہ کا خاص احسان ہے لیکن اکثر لوگ قدرشناس واحسان مند نہیں ہوتے۔ (38)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

اے میرے قید خانے کے رفیقو! کیا بہت سے آقا بہتر ہیں یا صرف وہ ایک اللہ جس کا قانون سب پر غالب ہو اور جسے کوئی شکست نہ دے سکے۔ (39)

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

تم اسے چھوڑ کر صرف ان ناموں کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے آبا نے رکھ لیے ہیں جن کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقِ حکومت صرف اللہ کا ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ صرف اُسی کی ہی محکومیّت اختیار کرو۔ یہی صحیح، متوازن اور محکم دین ہے۔ اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔ (40)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ
الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾

اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور باقی رہا دوسرا، تو وہ سُولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ جس کے متعلّق تم دونو دریافت کرتے تھے، ان کی تعبیر یہ رہی۔ (41)

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫
فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ ع 5 7 15
سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾

یوسف علیہ السّلام نے دونوں میں سے اُس قیدی سے جس کے متعلّق اس کا خیال تھا کہ رہائی پا جائے گا، کہا کہ اپنے آقا سے میرا تذکرہ کرنا لیکن ہجومِ جذبات کے باعث وہ اپنے آقا سے ذکر کرنا بھول گیا۔ یوسف علیہ السّلام کچھ برس اور قید خانے میں رہا۔ (42)

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ
عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ

بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دُبلی گائیں نگل رہی ہیں

اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور سات سرسبز بالیں ہیں اور سات خشک۔ اے سردارو! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کی تعبیر بیان کرو۔ (43)

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

وہ کہنے لگے کہ یہ محض پریشان سے خواب ہیں۔اور ہم ایسے پریشان قسم کے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ (44)

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

وہ شخص جو دونو میں سے رہائی پا چکا تھا اور جسے ایک مدّت کے بعد یاد آیا تھا، بولا مجھے ذرا قید خانے تک جانے دیجیے۔میں تم کو اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ (45)

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے یوسف! سچ کے خُوگر اور قول و اعتقاد میں سچّے: سات موٹی گائیں ہیں جنھیں سات دبلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات سرسبز بالیں ہیں اور دوسری سات خشک۔اس خواب کی تعبیر بتایے تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں اور انہیں یہ تعبیر معلوم ہو جائے۔ (46)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

یوسف نے کہا کہ تم سات سال تک مسلسل کھیتی کرتے رہو گے۔جب تم فصل کاٹو تو کھانے کے لیے تھوڑی سی مقدار کے سوا، باقی کو خوشوں ہی میں رہنے دینا۔ (47)

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

پھر اس کے بعد سات سختی کے سال یعنی خشک سالی کے ہوں گے۔ وہ اس کو کھا جائیں گے جو تم نے ذخیرہ کر رکھا ہوگا ماسوائے اس کے جسے تم بیج کی خاطر حفاظت سے رکھ چھوڑو گے۔ (48)

ع 6 7 16

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ
يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں انسانوں کے لیے خوب بارش برسائی جائے گی اور وہ اس میں پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔ (49)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ
ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ
اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾

بادشاہ نے کہا کہ اُس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد اس کے پاس آیا تو یوسف علیہ السّلام نے اس سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ جن عورتوں نے ہاتھ کاٹ لیے تھے، اُن کا کیا معاملہ ہے۔ میرا ربّ یقیناً ان کے فریب کو جانتا ہے۔ (50)

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ
نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾

بادشاہ نے ان عورتوں سے پوچھا کہ تمہارا معاملہ کیا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا۔ کہنے لگیں کہ ہم اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی بیوی بول اٹھی کہ اب حقیقت ظاہر ہو ہی گئی ہے، میں نے ہی اسے اپنی خواہشِ نفس کی طرف مائل کرنا چاہا اور وہ بے شک سچّا ہے۔ (51)

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

یوسف نے کہا کہ یہ مکالمہ اس لیے سامنے لایا ہوں تاکہ میرے محسن کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اُس کی خیانت نہیں کی اور خیانت کرنے والوں کی خیانت کو اللہ کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ (52)